اصل سوال یہ ہے کہ اگر کچھ مسافر مسجد میں باجماعت عصر یا عشاء کی نماز پڑھ رہے ہوں اور کوئی شخص اسے ظہر یا مغرب کی نماز سمجھ کر جماعت میں شامل ہو جائے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟ بہ الفاظ دیگر اگر امام اور مقتدی کی نیتیں الگ الگ ہو جائیں، امام نے کسی نماز کی نیت کی ہو اور مقتدی کی نیت کسی اور نماز کی ہو تو مقتدی کی نماز درست ہوگی یا نہیں؟

اس سلسلے میں احناف، مالکیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ نماز کی نیت کے معاملے میں امام اور مقتدی کا اتحاد ضروری ہے۔ اگر امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدی کی نیت نمازِ ظہر کی ہے یا امام عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدی کی نیت نمازِ مغرب کی ہے تو مقتدی کی نماز درست نہ ہوگی۔ ان کا استدلال اس حدیثِ نبویؐ سے ہے:

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْهِ (بخاری، کتاب الاذان)

امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ اس لیے اس سے اختلاف نہ کرو۔

البتہ شوافع کہتے ہیں کہ نماز کی صحت کے لیے امام اور مقتدی دونوں کی نمازوں کا ایک ہی ہونا ضروری نہیں ہے۔ نماز کے ظاہری افعال میں یکسانیت ہو تو مقتدی کی نماز درست ہوگی، خواہ اس کی نیت کسی نماز کی ہو اور امام کوئی اور نماز پڑھا رہا ہو۔ (الموسوعة الفقہیة، کویت، ۶/۲۲-۲۳،۳۳)

کسی نماز کا وقت ہو جائے، لیکن ابھی اس کی اذان یا جماعت نہیں ہوئی ہے، کچھ لوگ ہیں جنھیں کسی ضرورت سے فوراً سفر پر نکلنا ہے، وہ مسجد میں اپنی جماعت کر سکتے ہیں۔ البتہ ان کے لیے مناسب ہے کہ مسجد کے جس حصے میں جماعت ہوتی ہے، اس سے ہٹ کر کسی اور جگہ اپنی جماعت کرلیں۔ (ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)

## سجدۂ سہو: چند مسائل

س: نماز میں بھول جائیں تو سجدۂ سہو لازم ہو جاتا ہے۔ اگر معمولی سی بھول ہو، مثلاً چار یا تین رکعتوں کے فرض میں دوسری رکعت کی التحیات کے بعد تیسری رکعت کے لیے اُٹھ کھڑے ہونا چاہیے۔ نمازی بھول کر درود شریف شروع کر دیتا ہے مگر دو چار الفاظ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی ......) کے بعد از خود متنبہ ہو کر اُٹھ کھڑا